رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳
REGISTERD. NO. A.783



بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا آپکا کتبخانہ ان کتابون سے خالی ہے

اردوے معلی - مرزا غالب کے پاکیزہ خطوط نثر اردو کا جدید دور انھین مکاتیب سے شروع ہوا

خطوط سر سید - سر سید احمد خان بانی علی گڑھ کالج کی تحریرین پاکیزہ ادب کا نمونہ ہین قیمت

مکتوبات آزاد - شمس العلما مولوی محمد حسین آزاد مصنف آب حیات کی تحریرین قابل دید ہین قیمت

مکاتیب امیر مینائی - ان خطوط مین ادب و شاعری کے صدہا نکات اور خوبیان یکجا ہین

مکاتیب اکبر - اکبر الہ آبادی کے خطوط لکھنؤ کے مشہور شاعر جناب عزیز کے نام

اکبر الہ آبادی کے خطوط مصنف فلسفیانہ مضامین مولوی عبد الماجد صاحب کے نام

مرقع ادب - ملک کے نامور اہل قلم کی تحریرین کو جناب مصنف مرزا پوری نے نہایت سلیقہ سے مرتب کیا ہے

آب حیات - شعرائے اردو کا مشہور تذکرہ جو پچاس سال سے دنیائے ادب کو سحر کیے ہوئے ہے

گل رعنا - شعرائے اردو کا جدید تذکرہ مصنفہ حکیم مولوی سید عبد الحی صاحب نے آب حیات کی اصلاح و تکمیل کر دی

سخن شعرا - مولوی عبد الغفور نساخ کا تذکرہ شعرائے اردو جو آب حیات سے پہلے کی چیز ہے

خمخانہ جاوید - لالہ سری رام دہلوی ایم اے کا بسیط تذکرہ شعرائے اردو کی جو تین جلد اب تک چھپی ہیں

(نوٹ) خمخانہ جاوید کی جلد اول اب نہین ملتی جلد دوم و سوم

سیر المصنفین - نثر اردو کی تاریخ مع مشاہیر نثار و مصنفین کا تذکرہ ابتدائی دور سے

جلد اول مین آغاز سے سر سید تک

شعر العجم (۵ جلد) فارسی شاعری کی قابل قدر تاریخ مشہور شعرا کا تذکرہ ان کے کلام پر تبصرہ قیمت جلد اول جلد دوم جلد سوم جلد چہارم جلد پنجم

نگارستان فارس - فارسی شعرا کا تذکرہ مصنف آب حیات

مقدمہ شعر و شاعری - مولانا حالی کا وہ مشہور مقدمہ جس سے اردو تنقید کی بنیاد پڑی قیمت

بہار سخن - دربار اردو مین تنقید ادبی کا بہترین نمونہ ہے قیمت

موازنہ انیس و دبیر - مولانا شبلی کی تصنیف انیس و دبیر کے کلام پر مفصل تبصرہ قیمت

شعر الہند - اردو شاعری کی مفصل تاریخ اور اس کے مختلف دورون کا تنقیدی جائزہ

دربار اکبری - عہد اکبری کے امرا کا تذکرہ مصنف آب حیات

تمدن ہند - شمس العلما سید علی بلگرامی نے موسیو لیبان کی فرانسیسی کتاب سے ترجمہ کیا قیمت

انقلاب - ہندوستان کے مشہور انقلابات کی تاریخ

اقبال کی شاعری - مولانا عبد السلام ندوی کی تصنیف اقبال کی شاعری اور فلسفہ پر

حیات جاوید - سر سید کی مفصل سوانح عمری مصنفہ مولانا حالی قیمت

یادگار غالب - مولانا حالی کی تصنیف مرزا غالب کے حالات زندگی اور کلام پر تبصرہ

حیات انیس - میر انیس کے حالات اور کلام پر تبصرہ

دیوان ذوق - استاد ذوق کا مکمل دیوان مع حالات

تذکرہ شعرائے اردو - میر حسن دہلوی کا تذکرہ

نکات الشعرا - میر تقی میر کا تذکرہ شعرا قیمت

سیرۃ النبی صلعم - مولانا شبلی کی قابل قدر تالیف حصہ اول حصہ دوم

حصہ سوم - مولانا سید سلیمان ندوی کا لکھا ہوا مفصل حصہ

المامون - مشہور عباسی خلیفہ مامون الرشید کے حالات مولانا شبلی کے قلم سے

تاریخ عرب - موسیو سیدیو فرانسیسی کی لاجواب کتاب کا ترجمہ جس مین عرب کی تاریخ ابتدا سے

تمدن عرب - جس زمانہ مین عرب قوم چند صدیون مین سارے عالم پر چھا گئی تھی عربون کے فتوحات ان کے علمی کارنامے ان کی ایجادات و اختراعات اور ان کی اعلیٰ تاریخ سب کچھ اس مین موجود ہے

سفرنامہ ایران - مولانا محمد حسین آزاد کے سفر ایران کی یادداشتین

رسائل شبلی - مولانا شبلی کے مشہور و معروف تاریخی و علمی مضامین کا مجموعہ قیمت

مقالات شبلی - مولانا شبلی کے مشہور و معروف تاریخی و علمی مضامین کا مجموعہ دوسرا حصہ

فلسفیانہ مضامین - مولوی عبد الماجد صاحب کے فلسفیانہ مضامین کا مجموعہ

مولانا شبلی - مولانا شبلی کی تصانیف پر تبصرہ

شباب لکھنؤ - لکھنؤ کی سماجی زندگی کے دلچسپ حالات

ڈرامہ اردو - اردو ڈرامہ کی تاریخ

افسانہ جوش - مشہور افسانہ نویس جوش کے افسانے اور مضامین

الیوان

انتخاب

خیالستان - سجاد حیدر یلدرم کے افسانون اور مضامین کا مجموعہ

حکایات و احساسات

جلال الدین اکبر - شہنشاہ اکبر کے حالات

ساوتری

بیگمات اودھ

نگارستان

شباب کی سرگذشت

انقلابات

مولانا آزاد

مصنفین اردو
یعنی پانچ ہزار اردو کتابونکی فہرست
ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجنے پر ملے گی
مینجر الناظر بک ایجنسی لکھنؤ

جلد ۱۲ نمبر ۳۰

مضامین غیر

(۱۴ اگست سنہ ۱۹۲۷ء)

رباعیات

ساقی مے دے کہ آج کھل کھیلوں میں فیل مست نشہ کا کرو ریلوں میں
چمکے پھر عندلیب باغ عشرت غم کو کولھو میں ڈال کر پیلوں میں

پھر اپنی مسرت کا ہو اندازہ دیتا وہ جو کھینچ کے آ رہی ہو تازہ
ہم بھی تو مضامین رنگ ریان آخر مدت سے ہے بند عیش کا دروازہ

یہ موسم برشگال خالی کیوں جائے اے ساقی بند اس رنج کیا ہے تری جائے
موسم شیرے کی خوشبو نہیں آتی ہے یورپ کی بھٹی ہو دیسی کھنچ کے لیجائے

ساقی یہ کالے کالے بادل یہ ہوا اس وقت جو پیجائے وہ جیتی ہے رہا
مجھ غمزدہ کے حق میں ہے گی اکسیر سنتا ہوں کہ کہتے ہیں یہ رنج و محنت کی دوا

عرصے سے نہیں پی تو طبیعت ہے نڈھال دے جام چھلکتا ہوا فقروں میں نہ ٹال
ہے ملک میں اتحاد کی مے کا قحط ہوتی جاتی ہے زندگی اجیرن وبال

یہ بوتل سا اندر دل میں گھسا ہے تیرا میخانے میں جا دیا ہے ڈیرا
اس پیری میں رندی کی سمائی ہے یہاں یہ سن مرا دیکھ اور یہ دل میرا

ندیم

نامراد ذاکر

جب چاند محرم کا نظر آیا قضا را اور مرثیہ خوان کا نہ رہا کوئی سہارا
تب کوچہ و بازار میں رو رو کے پکارا اے صاحبو حصوں ہی پہ پڑ جاؤ خدارا
ہوں گا بھلا کئی روز کا او تشنہ دہان ہوں
دو روٹیاں کھلوا دو کہ میں مرثیہ خوان ہوں

تنہا بھی محرم ہی کے دھوکے پہ تھا خاموش اب اوس سے بھی ہو نہ پڑا آ کے یہ روپوش
دھوکے جو خمیدہ میں کرینگے کہیں ہم کوش ہو جاینگے دیوانی کی قرقی میں بیہوش
سب کپڑے میں آ کے مجھے گالیاں دینگی
گھی والیاں گھر جا کے میری آبرو لینگی

چپ چاپ نہ گھر بیٹھے اب دیگا مہاجن بازار میں پرواز بھی اب تھانے گھوڑا دن
کہہ کر یہ چھینیں گے دین جو میں تنہا ہوں کے جوگن سن پائینگے بنولی تو ہو جائینگے دشمن
بیباقی نہ جب ہوگا کرایہ بھی مکان کا
پھر ہوگا ٹھکانا کہاں مجھ سوختہ جان کا

آتی ہے کئی جوڑوں کی دھوبی کی دھلائی آ جاتی ہے شب و روز تگے مانگنے نائی
مستری کئی ماہ سے پائی نہیں پائی بھشتی نے بھی پائی نہیں پانی کی بھرائی
بیوی بھی الگ پھولی ہوئی بیٹھی ہیں گھر میں
کہتی ہیں ضرور کھا تو قدم اب کبھی در میں

بیوی کا تقاضہ ہے کہ پاجامہ بنا دو بچوں کی یہ ضد ہے کہ کھلونے ہمیں لادو
اماں کہیں امرار دوپٹہ تو منگا دو ابا کا ہے ارشاد مجھے کرتا سلا دو
بھائی ہیں خفا ریشمی دستار کی خاطر
روٹھی ہیں بہن مخملی پیزار کی خاطر

در در مجھے اس گردش قسمت نے پھرایا لیکن نہ کسی نے مجھے پڑھنے کو بلایا
اب کیا کروں تدبیر میں فریاد خدایا ہے ہے مجھے اس چرخ ستمگر نے ستایا
سید ہوں مسافر ہوں پریشان ہوں لوگو
للہ کرو رحم مسلمان ہوں لوگو

اے کاش محدث مجھے اللہ بناتا پڑھنے کے لیے جب کسی دیہات کو جاتا
کچھ بھی نہ سہی کھانے تو تر تان کے اڑاتا اور مولوی صاحب بھی یا ہیں جیل گیا تا
گردن بھی جھکائے ہوئے اور خم بھی کمر میں
چلتا ہیں چھڑی سے ٹٹوے کے مانند سفر میں

مانگے کی قبا زیب بدن سر پہ عمامہ پاجامہ کی جا پہنے ہوئے کمر کا جامہ
دو ماشہ دو پٹہ میں ملا عطر شمامہ عاجز ہو سلیپر کی صفت لکھنے سے خامہ
تسبیح گھماتا ہوا اک خاک شفا کی
دل میں تو صنم لب پہ مگر حمد خدا کی

گو جہل مرکب سے خدا نے کیا ممتاز اظہار لیاقت کا بہ رکھتا مگر انداز
پیدا ہو الف کی بھی جگہ عین کی آواز قاری کہیں سب پیر و جوان آ کے بااعزاز
تعظیم کریں میری مجھے سر پہ بٹھائیں
خاطر و مدارت سے منبر پہ بٹھائیں

نخرے سے پھر دیکھتا کوئی سر منبر گہ فرش پہ کرتا میں نظر گاہ فلک پر
گہ کھانستا کھنکھارتا تھوڑا کبھی سر رکھتا کبھی تسبیح کو میں جیب کے اندر
رومال سے گہ پونچھتا سنہ گاہ میں سر کو
گردن کبھی سہلاتا کبھی اپنی کمر کو

نخروں کے مدارج کو میں طے کر کے پھر اک بار الفاظ رٹے ہوتے جو تمہید کے دو چار
آہستہ سے یوں پڑھتا کہ سن پائیں نہ حضار جس طرح شب کرتا ہے یاں کوئی بیمار
آواز بلند رفتہ رفتہ سر بزم بڑھاتا

سب ہوئے پریشان درود افتاد پڑ جاتا

جب وقت مصائب کے بیان کرنے آتا — اس طور سے حضار کو مجلس میں رلاتا
آزادی سے گڑھ گڑھ کے روایات سناتا — خود گاہ ٹھنک کبھی منہ اپنا بناتا

پھر کرتے ہیں لعنت پسر سعد لعین پر
جھٹک مار کے منبر سے اتر آتا زمین پر

القصہ پڑھائی میں جو کرتا کوئی غفلت — دس پانچ تو دیتا بھلا مجھکو وہ رخصت
نازل نہ کبھی ہوتی میرے سر پہ مصیبت — نوبت جو ہوئی مرثیہ خوانی کی بدولت

فاقون ہی مرا اور ہوا بدنام جہان میں
جو رونے بھی گھسنے نہ دیا بائے مکان میں

نوٹ: ایک شب کو گرمی کی شدت سے مکان پسکنون کی بیٹی ہو گیا وہ اس میں جس کو تو پہلی اور سیر مجتہدون کی بجری فوج کا خونریز حملہ پناہ بنات خدا کلیبا دل میں تزلزل ہو گیا کلمہ کا کے تزلزل ہوا کے شاگردون کی طرح ذہن میں پھر پہیر کی پہیر جھٹ گئی اور لگی مجلس کے فقرے چلانے۔ اسی اثنا میں ایک مجہول مرثیہ خوان مفلوک الحال قبر سو روہ کر سالی دوست نے ٹھنڈی سانس بھر کے یہ مشہور بیت پڑھی سہ تاوہ کی رونت اور نفتہ دیا ہوں آگو دیکھے سے بگڑا بیلی جو کچھ مرثیہ خوان دوست نذر میں کہتے تھے بندہ ورگاہ اوسے نظر کر گیا۔
کوئی صاحب اس فقرہ کا [illegible] ذات کو قرار دین فقط
راقم [illegible] دوست

نہیں لگانے دیتا۔

اکثر یہ بھی دیکھا ہے کہ ایسے وہمیون کی بدبان فی الواقع خستہ بھربھری زود شکن اور نازک ہو جاتی ہیں۔ سلام کیا اور گرا اور کھڑ گیا جھکے اور ریڑھ کی ہڈی چٹ سے بولی۔

بالفاظ دیگر اسکے یہ معنی ہوئے کہ وہم ترقی کرتے کرتے حقیقت کے درجہ پر پہونچ جاتا ہے۔ جہان تک وہم کو صرف دماغ انسان سے تعلق ہے وہان تک تو وہم قابل رہا۔ ان بھی قصہ میں مشہور ہیں۔ حتی رکھا ہے۔ بیابان مجنون جنگل بیابان کف دست ہیں اور مجنون درون بیرون گل بہ مجنون نے جنگل جو دیکھا تو لگے جنگل رہنے۔ ان ایسے دنا پیٹے اور جنگل کی ہرنیون سے لگے پوچھنے تمہیں خدا کی قسم سچ کہنا۔ پیلے تم میں سے ہے یا کوئی انسان ہے۔ تاریخ میں یہ واقعات لکھے ہوئے ہیں۔ یہ واقعہ بھی مشہور ہے کہ لیلی کی فصد کھلی تو مرحوم مجنون عامری کے بازو سے خون نکلا۔ پہلا واقعہ صحیح ہے اسلئے کہ وہم ہمیشہ غیر واقعی باتون کی طرف طبیعت کو متوجہ کرتا ہے۔ لیکن کوئی تاریخ کی کتاب اس بات کی مدعی نہیں کہ جناب مجنون کے سینہ پے کینہ پر ہو ابلیس کا وہم ہوتے ہی روگوشت کے لوتھڑے بھی آگ آنے لگے جیسے جنگل کی ہرنیان بیلی کی شکل میں منتقل ہوگئیں اور بیلی گھر میں منگنیان بھلانے لگی۔ اگر فصد کا خون حضرت مجنون کی رگ سے جاری ہوا تو واہمہ کی خلاقی کا یہ اثر بھی خارج میں ظاہر ہونا چاہیے تھا۔ فرعون کو وہم ہوا کہ یہ خدا ہے مگر خدائی کی ایک علامت بھی نہ دکھا حضرت موسی کے ہاتھ سے عیان یا بیٹ گیا جبھی باتھ نہ کی۔ ساری فوج دریا برد اور خود بھی دلدل باٹھی۔ میان فرعون خدا بنے مگر قدرت خدائی کو دریا طلسم برباد کر دیا۔ خدا بننے سے بھی بنتا یا بہوت کا وہم آسان ہے۔ ہزارون کو نبی ہونے کے وہم سے گھیرا مگر معجزہ طلب ہوا تو رگئے تھے۔ یعنی نہ تھے۔ ابھی آگے دکھا جی نہیں بادنی پیرون میں سے بعض کی ہزرگی اور ولی ہونے پر وہم مسلط ہوا وہ بھی گئی کر حضرت [illegible] نبوت یا ضرورت لعنت کو [illegible] طبیعت ہی ہوا۔ ان واقعات سے ہم قیاس کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا مقولہ کہ واہمہ خلاق ہے بالکل حقیقت سے علاقہ نہیں رکھتا اس کے معنی یون ہونی چاہئے کہ واہمہ وطرح میں بڑی باغ کی خلاق ہے۔

[illegible] یہ لفظ [illegible] خراب تو ہو گئی۔ [illegible] واہمہ [illegible] ہوا دل کا [illegible] ہم [illegible] نکال [illegible] دل میں [illegible] ہم [illegible]



مسٹر پنچ: [illegible]

بے اصل مشہورات

”رقیب از خود غلط یو نہین آزادیتے ہین جلے ہیک“

نمبر ۱

لوگ کہتے ہیں ”واہمہ خلاق ہے“ اس کے یہ معنی ہوئے کہ انسان اگر وہمی ہو جائے تو قوت واہمہ [illegible] سامان اوسکے سامنے اکٹھا کر دیتی ہے جسکا تو ہم اوسکو پیدا ہوا۔ مثلاً جو لوگ بھوت پریت کے قائل ہیں اونکے سامنے بھوت پریت آ کر بات کرتے ہیں اور [illegible] کی خلاقی [illegible] ایسی کو وہم ہو گیا پھر [illegible] نہیں [illegible] اوسکو اپنے دل [illegible]

حاصل کر سکتے ہیں اور اس طرح کا مقابلہ کر سکتے ہیں جیسے فرعون مصر۔ تو یہ تاریخ کا حصہ ہو جاتا ہے ان سے کو نکالا۔ اسی دھن میں چاڑ والا کمال اعتبار میں آیا پھر پہنچا ملک شام اور مدتوں وہاں کے نیچے کھودتے رہے۔ یاں تک سرزمین کو ایسی لنگر کھدی کہ نیچے جا کر گول چاول بھی اڑتی دکھائی دی۔ ایک آدھ لاش کی ہڈیاں تو ملیں باقی خیر صلا۔ واہ رے واہمہ تری خلاقی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک نامعقول کتاب میں صاعقہ کا بیان دیکھا۔ اس صاعقہ میں آسمان سے ایک پتھر گرا تھا پتھر میں بڑے بڑے تراشیدہ الماس بھی تھے اور اس وقت سے آج تک اس عذاب واقع کا سوال کرتا رہتا ہوں۔ اے خدا پھینک دے آسمان سے ایک بڑا سا الماس بس میں ہوں اور جس مکان ہو اس کے گوشے میں رات کے بارہ بجے صاعقہ گرے۔ جسلیئے کہیں بجلی گری ہے اور شعوں اور وطنو کے لوگ خار کو بند کر دوں جس میں الماس گرا ہے۔ مگر کرایہ کا مکان ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ مالک مکان الماس کا دعویٰ کرے۔ اچھا تو پھر کیوں پہلے مکان مول نہ لیا؟ بہتر ہے مکان ہی خرید کر لیا۔ تو وہ بجلی کوندی۔ اے ہے توبہ توبہ ...... یہ تو میرے مکان پر گری۔ دیکھو کواڑ اڑ کر ادھر گرے۔ جو فرش در دالان میں تھا دھنس گیا۔ دیواروں کی سنی جتا دو ہاتھ نہ لگاؤ۔ اس میں ہیرا ہے۔

دوشنبہ روز انیس تحویل میں رفقاء کی بہت بنا کیسا کہا کیسا پہنا۔ با ترے واہمہ کے خلاقی کی ایسی تیسی۔ پھر افسانہ ہو گیا سنی۔ کیوں حضرت واہمہ کی خلاقی کہاں گئی؟ صاعقہ کی جگہ بجلی گری اور مکان بھی خاک سیاہ کر گئی۔ ہیرے کی جگہ کوئلہ نکلی۔ سنا تھا کہ چوبدر کی نال میں آگ لگی تو ساری جائداد شیشہ ہو گئی بنی۔ جائداد میں رہ جاتی ہے وہ کانچ بن جاتی ہے۔ مجھے وہم ہوا کہ جو شیشہ کا ہے دیا سلائی دکھا دی۔ مجھے دو روز سے تپ آ رہا ہے برتی۔ آپ جو پڑھتے ہیں کہ کنڑان چمکیں پھر تب ہو گیا۔ اب دروں کی تاب دکھائی دیتا ہے اور رات کو

ہوئے۔ اسکے ساتھ ہی نماز میں اٹھ گئی ہے جو پانی سے بچاؤ ہے۔ وہاں اپنا در شیشہ بن گئی۔ واللہ خدا والوں کے ہاتھ بیچ کر نفع میں رہو گے۔ خدا غارت کرے ایسی خلاقی کو۔

واہمہ تو بھی ایک مرتبہ پر لگ گئے۔ ہمسائی کا منہ چڑھایا اور شعور نے مارا ڈھیلا۔ بندہ چارپائی سے اوندھا گر پلنگ کے پاس حوض تھا اس میں ڈبکی کھائی۔ واہ رے واہمہ اڑ کے پہنچنا چاہیے تھا آسمان پر۔ پہنچے کہاں تحت الثریٰ۔ ایک دفعہ وہم ہوا کہ بندہ لیڈر شدم۔ اے صل علیٰ۔

جو کوئی لیڈر ہوتا ہے اخباری کاغذ اور سکی مدح و سپاس میں دن رات مشغول رہتے ہیں۔ وہ حکومت وقت کو گالیاں دیتے دیتے لیڈر ہو جاتا ہے۔ گالیاں دینا کچھ مشکل نہیں بندے نے بھی تقریر میں ہزاروں گالیاں دیں۔ نتیجہ ان کا کسی گھٹیں جیلخانے میں بسر لیا۔ چھ مہینے قید کے اس وہم میں گزارے کہ نکلا اور لیڈر ہوا مگر جب رہائی پائی تو لاحول ولا قوۃ کسی نے بات بھی نہ پوچھی۔ اخبار والوں کا قلم ٹوٹ گیا۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی زبان کو کوسنے لگی۔ مگر میں آگے دیکھتا ہوں تو یہ بات خدا کی ذات۔ بچوں کی والدہ فراق کی تپ میں مبتلا ہو کے مدقوق ہوئیں اور خاندانی مقبرے میں آرام سے سو راج کے مزے لے رہی ہیں۔ اے لعنت ایسے واہمہ کی خلاقی پر۔

یہ اعتراض کہ وہم راسخ و صادق نہ تھا بجا ہے۔ بھلا کوئی بغیر رسوخ کے گھر چھوڑ شام کی سرزمین کی راہ لیتا ہے۔ صاعقہ کی آرزو کرتا اور مکان مول لے کے بجلی گرواتا ہے۔ جیب میں آگ لگاتا ہے۔ حوض میں گرتا ہے جیلخانے جاتا اور دیوان چکیا گھر گھر کر جیلر کے ڈنگ جمعدار کی ٹھوکریں کھاتا ہے۔ اس حضرت ذرا پاگل خانے کی سیر کیجیے تو معلوم ہو۔ اول نمبر کی کوٹھری میں جو یہ بزرگ میاں کاغذ کا تاج پہنے بیٹھے ہیں۔ وہم کی بدولت اس کوٹھری میں بند ہوئے۔ آپ نے شاہی کے زعم میں ایک قاتل پر حکم قصاص جاری کر دیا اور چار پاسے دھرے گئے یہی خلاقی ہے! ابھی خلاقی تو جب قابل تسلیم ہوتی جب یہ واقعی بادشاہ ہو جاتے۔

دوسری کوٹھری کو ملاحظہ کیجیے ان حضرت کو وہم رسالت ہوا تھا امت خاصی کے حق میں دعائے بد کر رہے تھے کہ یا اللہ یہ گروہ میری ہدایت قبول نہیں کرتا ان پر آگ کا عذاب نازل کر۔ اتفاق سے قبر زمانہ میں آگ لگی پولیس نے آتش زنی کی علت میں پکڑا۔ مجسٹریٹ سے کہنے لگے کہ خدا نے میری امت پر یہ عذاب نازل کیا ہے تو ہی ڈھاڑے تو بھی اسے۔ مجسٹریٹ پہلے سے پیشاب پیے بیٹھے تھے جناب مجسٹریٹ کر اپنے اصلی نمبر گ سے نکال دیا۔ دماغ کا امتحان ہوا اور اب یہاں آپ ان کی ہدایات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ کیوں جناب خلاقی بھی کوئی ہے!

ادھر آئیے یہ کوٹھری نمبر ۳ ہے۔ اسے دیکھیے یہ بزرگ جو ریش سفید اسمیں جلوہ افروز ہیں یہ بھی کشتہ وہم ہیں انھیں صرف ولی اللہ ہونے کا وہم ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں سب کو دیکھتا ہوں مجھے کوئی نہیں دیکھتا۔ اتفاقاً آپ نے ایک روز اسٹیشن پر کسی پیرزادہ انگریزن کو کہا ولایت مآب کا دل اور ولایتی خانم کا عشق۔ مجھے کہ یہ میں دیکھ نہیں سکتی ہم اسے نظر آ نہیں سکتے لہذا اپنا چٹ پٹ گل کو بوسہ دینے بنانے لگے۔ پولیس مین نے پکڑا تو فرمایا کہ بائیں مردود کیا تو مجھے دیکھتا ہے۔ میں چھپا ہوں مجھے کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ الحاصل بوسہ کا استعمال بالجبر اگرچہ قانون کی فہرست جرائم میں موجود نہیں ہے پھر بھی پاگل خانے میں آج سب کو نظر آ رہے ہیں۔

ہت تری خلاقی کی دُم میں الوپ انجن۔

اگر واہمہ کی خلاقی کرۂ دماغ سے باہر نکلتی اور اپنا سایہ بھی خارج میں ڈال سکتی تو واشدہ کا فرق ہوتا جو حقیقت اور واقعیت کا نام بھی کوئی لیتا۔ خلاقی کا تعلق بیرون دماغ سے ایک ہی چیز میں نظر آتا ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہاں ہماری دلیل ضرور کمزور ہے۔ وہ شئے اخبار نویسی کا وہم ہے۔ جس کسی کو اس وہم نے دبوچ لیا وہ ضرور ایڈیٹر ہو گیا چاہے ایک حرف بھی صحت کے ساتھ لکھنے پڑھنے کا شعور یا دماغ کی پانچوں سے کسی ظاہری مسئلہ کے سمجھنے کی صلاحیت بھی نہ ہو مگر ادھر وہم ہوا کہ ہم ایڈیٹر ہیں ادھر فوراً ایڈیٹر ہو گئے۔ حرف ناچیز اس کی اہمیت بھی معلوم ہے اور دوسروں پر ظاہر بھی کرتے ہیں کہ ایڈیٹری سے دست بردار نہیں ہو سکتے۔

یہ بیمار ہونے کے باوجود [illegible] اشتہار کے
یہ ذکر ان بعض دوستوں کے اعتبار [illegible]
[illegible] تنظیم اشتہار [illegible]
تا ہم تنگی وقت [illegible] فرصت [illegible]
کر دیا کہ اس کام کے لیے وقف کرتا ہوں [illegible]
توجہ نہیں دے سکتا۔ دعا کیجیے کہ اس
ڈگر پر پوری توجہ دے سکوں"۔

کیوں دست بردار ہوں؟ ناظرین بھی تو واہمہ خلاق کے فیوض سے مالامال ہیں اگر اڈیٹر صاحب ایک سے سبق پیوں گے اڈیٹر ہیں تو ناظرین بھی اس خلاق کے زیر اثر ہیں انھیں بھی اڈیٹر صاحب کی قابلیت [illegible] کا دعویٰ ہے۔ لہٰذا کام چل رہا ہے۔ باقی آئندہ

راقم۔ [illegible]

الاستفسار مع الجواب

ایک صاحب بیان سے کئی مُردوں کی نیابت میں اُجرت معقول پر حج کرنے گئے تھے ان کے متعلق بعض دوست ہم سے دریافت کرتے ہیں کہ حج تو سال میں ایک ہی دفعہ ہوتا ہے پس حضرت نائب نے ایک ہی مرتبہ کئی حج کر لیے یا ایک مُردے کی نیابت میں حج کیا اور دوسرے مُردوں کو بوشمن [illegible] سائل صاحب کچھ [illegible] معلوم ہوتے ہیں۔ شاید انھوں نے [illegible] دو [illegible] نہیں دیکھے۔ [illegible] ہوتے ہیں اور [illegible] نہیں رکھتے [illegible] ہوتا ہے [illegible] اپنے [illegible] ایک ہی گھر میں [illegible] دوسرے گھر میں [illegible] گھر میں [illegible] عظیم الشان [illegible]

بالاضرور ہو گیا۔ ہمیں یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ سائل صاحب نے "بیر" دوڑ اور دوڑ "کے گھوڑ دوڑ" میں بھی شرکت نہیں فرمائی۔ جب بچہ کی پیدایش کر رہا ہوتی ہیں [illegible] بچے پر [illegible] نہیں ہوتا تو منت مانی جاتی ہے کہ [illegible] بچہ پیروں چلنے لگے یا ہوا ہی پیر دوڑ [illegible] کے گھوڑے کر دئے [illegible] مراد بر آئی صاحبزادے نے پاؤں نکالے اور طبیعت کے گھوڑے تیار ہو گئے۔ [illegible] معصوم بچوں کو ہدایت ہوتی کہ دوڑ دوڑ کے اس طبیعت کے نواب کھا ہیں۔ [illegible] میں ایک نوالہ۔ اگر سائل صاحب نے یہ تماشا دیکھا یا سُنا ہوتا تو جناب حاجی صاحب کے حج پر [illegible] فی دفعہ واحد پر یوں بدگمانی نہ فرماتے [illegible] کئی بچوں کا ایک گھوڑا فرض کیجیے اور [illegible] کے واسطے ایک جگہ تجویز فرمائیے اور تصور کر لیجیے کہ حاجی صاحب کے دست [illegible] میں ایک [illegible] ہے۔ حاجی صاحب نقطۂ مفروضہ سے [illegible] چال دکھاتے گھوڑے تک آتے ہیں اور ایک نوالے میں ایک حج کا بار پیٹ میں اتار کے پھر دوڑ میں پلٹ جاتے ہیں۔ گھوڑا ختم ہوا حج بھی ادا ہو گئے۔ [illegible] سلامت۔

راقم۔ حاجی [illegible]

موسٹر انگلش ٹیچنگ [illegible]

[illegible] موسٹر [illegible] [illegible] ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
سبقوں کی ترتیب معقول اور آسان ہے۔ سبقوں کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور ڈاٹ سائیک کی [illegible] ملتا تھی سلی۔ اگر کتاب کے ساتھ ہی موسٹر صاحب کا صحیفہ گرامی ہمیں نہ ملتا تو ہم اسے واپس کر دیتے۔ ہمارا چوری کا مال رکھ کے پولیس کے جال میں کون پھنسے۔ مگر اب تو سند موجود ہے۔

موسٹر [illegible] کا پتا ہے بنگلہ ہے اور خوب دیکھ بھال لیجیے کہ کتاب پر بنگ کی مُہر ہے یا نہیں۔ اگر مُہر فراموش کر دی گئی ہو۔ تو مُہر بھی منگوا لیجیے۔

ممالک اسلامیہ کی محبوب و مطبوع باتیں

محبوب

(۱) [illegible] یہ کیا قلق ہے۔ داڑھی مونچھیں [illegible] کر دیں کھال [illegible] ہے۔ اور بیگم صاحب آپ بھی گئے [illegible] کو [illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] ہے۔

(۲) [illegible] قوۃ یہ بھی کوئی [illegible] ہے۔ [illegible] تہذیب سیکھو۔ تہذیب۔ کوئی یورپین دیکھے گا تو ہنسے گا۔ [illegible]
[illegible]

(۳) یہ پردہ [illegible] کیا واہیات ہے۔ [illegible] شادی کی [illegible] دکھا [illegible] حسن چھپانے کی چیز نہیں [illegible] کے تو دیکھنے کی [illegible] ضرورت ہے۔ انسان [illegible] کسی کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہوں اگر [illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]



لندن ۳- اگست

مجلس وزرا کا صدر

"اس کھلے ہوئے منہ پر دیوالی کی گھلیا صدقے"

تخفیف قیمت

اودھ پنچ کے متعلق شاگردان مدارس کی اکثر درخواستین آتی ہین شرط ضروری یہ ہے کہ درخواستون پر ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر کی تصدیق ہو تو سالانہ قیمت پیشگی بجائے پانچ روپیہ کے چار روپیہ اور ششماہی بجائے تین روپیہ کے دو روپیہ آٹھ آنے کا منی آرڈر قبول کیا جا سکتا ہے

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ناموس رسول کی حفاظت کی صحیح تدبیر

ہر مسلمان اپنے رسول کی عظمت و حرمت پوری طرح واقف ہونا [illegible] دشمنون کے ہفوات اور بیہودہ سرائیون کا صحیح جواب دے اسلیے [illegible] خادم الحرمین لکھنؤ

سلسلۂ نوری یعنی روحانی کا سامان

[illegible]

تبلیغ کی تدبیر

[illegible]

تمغے اور قیمتی انعامات

[illegible]

بارہ روپیہ مین ہزارون

[illegible]

نوٹس بغرض ظاہر کرنے وجہ کے کہ اجرا ڈگری کیون نہ کیا جائے

[illegible]

بنام

[illegible]

نوٹس بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے نمونہ عام

[illegible]

بنام

[illegible]

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے نمونہ عام

[illegible]

بنام

[illegible]

نکالو جیسی کے کوزہ بہ خوشت احترام حرکت چھوڑ دو۔ تم
سے اسکی تعلیم سیکھو۔ کیا ترقی سے بھی گلے گزرے ہو۔
(۵) قدیم تہذیب کو "متہذب" کہتے شرم آتی ہے۔ انکے
مکان شہر کے بست میں جن میں ہوا آ کر نہیں۔ خدا کی
مار اس خبیث دیہات پر۔ اس نامعقول لیمپ پر۔ ان
تمام خباثت کو سامنے سے ہٹاؤ۔ مہذب بنو۔ بڑی لیمپ
جلاؤ۔ میز کرسی لگاؤ۔ بھیڑوں بکریوں کی طرح ایک ہی
گھر میں گھسنا چھوڑ دو۔ یہ کر دو گے تو پورے صاحب بہادر
بن جاؤ گے۔ یہ کہنے کو تو ہو کہ ہمیں تہذیب سے واسطہ نہیں

طرح

(۱) کچھ عقل کام نہیں کرتی۔ فوجی سامان موجود نہیں ہے۔
مشین گن کا توڑا ہے وزیر خزانہ کہتا ہے سرمایہ نہیں۔
جنرل فیلڈ مارشل کہتا ہے۔ گولے بارود کی شدید ضرورت
ہے۔ مگر وزیر خوب تو پھری حریفوں پر دباؤ نہ رہیگا۔
ہوائی طاقت نہ ہوئی تو سلطنت کا پیٹ پچک جائیگا۔
مگر کچھ پروا نہیں تہذیب تو ہے۔ بیا سالار اندر و بیا
دشمنیہ فنون انگلیس بر سر ما تازند۔ آتش کردہ بیرون کن۔
(۲) تین فیصدی مرد و زن پڑھے لکھے ہیں۔ انہیں سے
ڈی نیلو دو فرضی اسلامی تعلیمگاہوں کے سند یافتہ ہیں۔
وزیر تعلیم تقاضا کرتا ہے کہ تین سو نئے اسکول کھولے
جائیں۔
استغفر اللہ تعلیم کیا کریگی۔ تہذیب۔ تہذیب۔
(۳) گزشتہ جنگ میں زراعت نے بہت گھاٹا اوٹھایا۔
نیشکر سیاہ کھا گئے روٹی نیوا ہو گئی۔
تو پھر کیا غم ہے۔ مصر سے روٹی آ جائیگی۔ روس سے
شکر۔ ورنہ تہذیب کی شیرینی اور گرمی کافی ہے۔
(۴) مگر جناب کیا کہئے۔ صنعت کی جگہ مصنوعی شیخی
جلی ہیں ہے۔ حرفت حرفت ہے۔ غیروں کی محتاجی ملک
کو دیوالہ نکالے دیتی ہے۔
برادر تہذیب ابا۔ آقا سے ملاذ العلماء می فرماید صنعت
سلطنت حرام است و حرفت کردہ تحری بیچ گنج؟
(۵) وزیر تجارت کی رپورٹ ہے کہ سال گزشتہ
پچاس کروڑ کا مال باہر سے آیا اور سوا تین آنے کا مال
یہاں سے گیا۔
* سنو بھائی ہمیں بالفعل صرف تہذیب درکار ہے۔

ہم قدوم شریفہ ہیں سے ہیں صرف ہم بنا دیم۔ خواہ تیم
جامہ بافت نیم۔ مختوم آقا بیخ نالی اللہ اعتبار حاتی فدائے
تہذیب ورد ہا۔ اول مرا باید کہ اسباق تہذیب بیاموزم
و فنکیہ مہذب شدم۔ دیگر باہیچ۔ خانم و خانہ اجیرے
بہ تنہا تو در غیش بر دی۔ بچہ را اا پیش گیر۔ امروز از
خانم مشر کہ انہ وعدہ کردہ ام۔ تراجم منزلی خواہم کرد
آہ تہذیب! آہ تہذیب!!

راقم۔ خدا بیدار تہذیب یوپی ایڈیٹر

مولانا پنچ کی نوٹ بک

کہیں تو جا چار پر آئے ہیں پچھواڑے سے

مشہور ہے کہ ۔

پھیلائے پاؤں سوتے ہیں اللہ کے فقیر
دہشت سے جاگتے ہیں تو نگر تمام رات

پھر بھلا کسی مالدار مارواڑی کے دیدوں میں نیند
کہاں۔ رات کے بارہ بج گئے تھے بی بی۔ لڑکی۔ بہو۔ سالا۔
داماد۔ دلا، یہ سب پڑے سو رہے تھے اتنے میں چور
کردا۔ لالہ کی گھگھی بندھ گئی مگر آپ جانئے مال ہے کلیجہ
کا ٹکڑا چار و چار مقابلہ پر آمادہ ہوئے تھے کہ چور نے
چھری دکھائی اور کہا "خبردار جو تم نے غل مچایا۔ دیکھو
یہ ہے چھری زری اس بارہ پار ہو جائیگی دیکھو کیسی برق
دم ہے" ادھر لالہ جا۔ ورنہ لا دو ہم تم ایک ہی دو شالے
کے گھونگٹ میں چھپتے ہیں۔ اور یہاں جاگ ہو گئی ہے
تمہارے عزیز دار سب اسی کمرے کا رخ کیے آ رہے ہیں۔
اگر تم نے جانے نہ چھوڑ دیا کہ یہ چور ہے تو بندہ بیٹے
تمہاری توند کے تربوز میں ٹکلی بنائیگا بعد جو کچھ ہو جائے"
چور صاحب مارواڑی کے دو شالے میں گھسے چھری
کی نوک مارواڑی غریب کی توند پر رکھ دی۔ یہ سامان
ابھی ٹھیک مکمل نہ ہوا تھا کہ دوسرے کمرے سے بی بی اپنے
کنبے سمیت برآمد ہوئیں۔ دیکھا تو لالہ جوڑو ان بچوں کی
طرح ایک غیر مرد کے ساتھ ہم پر تیع دم چادر ہیں۔
پوچھنے لگیں "لالہ یہ کون ہے؟"
لالہ بچارے کیا جواب دیں خنجر توند پر ہے۔ گھبرا کے
فرمانے لگے "آڑی شنشی ہے میں تو ہڑے جا چا
پڑ آئے ہیں پچھواڑے سے"

یہی حال ہمارے ہوئے بانے اہل مصر کا ہے۔ کوئی دو
دھماکا برابر سنتے ہیں مگر ہوائی خنجر آپ گر وزیروں شملے
میں گھسے ہوئے ہیں۔ اسی لحاظ سے اس قسم کی تجویزیں
کرتے ہیں جیسے اشارہ بچا ہونے کے ساتھ ہی کودنے والے
کا پچھواڑے سے آنا بھی ظاہر ہوتا ہے۔ یا تو وہ زور شور
تھا کہ حضرت نے جب زیادہ پاؤں نہ پھیلائے۔ یہاں
سے چلتا دھندا کیجئے" یا دھماکا ہوتے ہی ہر معاملہ آخانی
طے ہو گیا۔
ہاں بھئی کیوں نہ ہو۔ صدر دروازہ چھوڑ کے پچھواڑے
سے آئے تو کیا ہوا۔ ہیں بہر حال چچا۔ اور چچا ہوتے تو
اپنے بھتیجے ملک فواد کو کلیجے سے کیوں لگاتے۔ بیڑیاں
ہونٹوں کا غنچہ بنا کے بوسے کی چونچ دور سے کیوں دکھاتے
خیال تو کیجئے غالب مرحوم منہ چھوڑ کے فرمائش کرتے ہیں ؎

غنچۂ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں
بوسہ کو پوچھتا ہوں میں منہ سے مجھے بتا کہ یوں

مگر یہ فرمائش پوری نہیں ہوئی۔ ہونٹ بنوے کا منہ
نہیں بنے اگر چہ ہمارے ملک فواد شارہ بھی نہیں کرتے اور
ہزاروں منہ سکوڑتے سمجھتے اور ایک غیر قابل التحریر صدا
دینے کے بعد اس طرح دانت کنول کے مسکرانے لگتے ہیں
جیسے شکاری بوٹ کے پس پچھے نا کے ڑتے ہیں یہ
اپنی اپنی قسمت ہے۔
معلوم نہیں معزول شاہ مصر کے مقدمے کا نتیجہ کیا ہوا۔
ہونٹوں کے سکوڑنے اور کھلنے سے یہ فال نکالی جا سکتی ہے
کہ مصنوعی چنگاریوں میں اڑ گیا۔ مگر جب تک کوئی اعلان نہ ہو

نال پر نہین کیونکہ آئے [illegible] شکستن [illegible] کنایہ ہے بوسہ
زدن [illegible] اب قند کی جگہ [illegible] شکستن [illegible] کرنا چاہیئے۔

غلط فہمی

بعض حضرات ہمیشہ کوئی نہ کوئی انوکھی بات اڑا دیتے ہین اور جب اوس پر غور کرنا ہوتا ہے تو نکتے نکالتے اور الفاظ بدلتے ہین کریون نہین ہون۔ ہمارے دوست حاجی [illegible] صاحب کی یہ پرانی عادت ہے اب معلوم ہوا کہ اس مرض کی شکایت مسٹر بالفور کو بھی ہے آپ نے واشنگٹن کانفرنس [illegible] کے واسطے [illegible] مین فرمایا کہ جنگی حیثیت کے جہازون کا وزن [illegible] ہزار ٹن کافی ہے۔ خبر اڑی کہ حکومت برطانیہ اس وقت دو لاکھ ٹن کے جہاز بنوا رہی ہے تو برکن ہیڈ صاحب نے اس خیال سے کہ اعتراضات ہون "چندین شکل برائے اکل" کا حیلہ کیا۔

اب بالفور صاحب فرماتے ہین کہ [illegible] میرے الفاظ کے غلط معانی سمجھائے جاتے ہین [illegible] واشنگٹن کانفرنس مین کہہ سکتا تھا کہ دس ہزار ٹن مین کام نکل جائیگا؟ ایسا [illegible] زمانہ تھا [illegible] ہم [illegible] مین اترے سے مشرق تک عملداری ہے۔ دس ہزار ٹن تو اونٹ کے منہ کو زیرا ہین۔ واقعی ایک [illegible] آدمی کی زبان سے جب بات نکلے تو ایسی ہی نکلے جیسے عرب کی مثل ہے۔ "حدث المرأة مرتین [illegible]" ایک صاحب اس مثل کے معنی یہ [illegible] ہین کہ عورت سے دو مرتبہ بات کہو اگر وہ نہ سمجھے تو چار [illegible] دوسرے [illegible] صاحب فرماتے ہین مطلب یہ ہے کہ دو مرتبہ سمجھاؤ اگر [illegible] ہو جاؤ تیسرے [illegible] ہین۔ [illegible] دو مرتبہ کہو تیسری مرتبہ [illegible] پڑو۔ [illegible] چپ رہو۔ [illegible] بالفور صاحب [illegible]

"آدمی سر زمین پہ جاؤ جہان مرد و انو"

یہان کی میونسپلٹی رنڈیون کے پیچھے لکڑی لیے پڑی ہوئی در بدر [illegible] خانہ خانے کرتی پھرتی ہے۔ خصوص مقام شہر کے [illegible] سے خالی کروانے کی تجویز ہے۔ سنتے ہین کہ اس تجویز کے خلاف یہ سب [illegible] مجسٹریٹ کے پاس فریاد لیگئی تھین۔ جواب کا انتظار ہے معلوم ہوتا [illegible] کوئی کہتا تھا کہ شاہ نصیر الدین حیدر مرحوم کے خیرات خانے کے قریب انکا خیرخانہ ہے اور وہین رہکے یہ خیرات خورون کا افلاس زدہ دل گرما جاتی ہین۔ [illegible]
"[illegible] عشق [illegible]" خدا جانے شاعرانہ اعتبار سے خیرات خانے اور [illegible] خانے مین کون سی نسبت ہے۔ ہی کہ بھیک کی جھولی فقیرون کے پاس بھی ہے اور انکے پاس بھی؟

سوتیا ڈاہ

کاغذ مین نہ تذکیر کی علامت ہے نہ تانیث کی مگر جو اوس کے خواص ظاہر ہون تو کیون نہ تانیث کی نسبت دیجائے۔ یہ زنانی مثل بہت مشہور ہے کہ "سوتن تو چون کی بھی بری ہوتی ہے" لہذا کوئی تعجب نہین کہ [illegible] لکھنؤ سے ایک روزانہ انگریزی پرچے کی اشاعت پر برافروختہ ہونا پڑا۔ [illegible] حالانکہ یہ کوئی جلنے کی بات نہین [illegible] مردون کا [illegible] دستور ہے ایک کو چھوڑتے ہین دوسری کو پکڑتے ہین۔ [illegible] معلوم نہین کتنے [illegible] بدلے۔ ہان یہ [illegible] کہ لکھنؤ کا یہ [illegible] تعصب کی [illegible] پڑتی ہے اور اسی [illegible] پسند ہے۔

[illegible]

اس غضب کے پیچھے لگ گئے اور ایک نہایت [illegible] جا بجا [illegible] مین شائع ہوا [illegible] کے بچون کا [illegible] کیونکر بچتی ہے۔

سید ہے [illegible] رکھتی ہو گئی [illegible]
کیا [illegible] اب تمھاری بھی ابھی [illegible]

اودھ پنچ کا کاغذ

ہم کاغذ ہمیشہ سال بھر کا یکمشت خرید کر لیتے تھے۔ اب کے آٹھوین مہینے کاغذ ختم ہو گیا بازار مین بنگال مل کا کاغذ تلاش کرنے پر بھی نہ ملا مجبوراً چند ہفتے کے لیے جرمنی کا کاغذ منگا لیا گیا۔ یہ کاغذ عارضی ہے۔ اور اب بنگال مل کا کاغذ بازار مین آ بھی گیا ہے لہذا التماس ہے کہ خوردہ گیری نہ فرمایئے۔ شرفائے [illegible] پوشاکین اونکے کھدر پر قناعت کی [illegible] شرافت مین کلام نہین تو حضرت اودھ پنچ کو یہ عارضی لباس بھی [illegible] شرافت مین فرق نہین لا سکتا۔ باتین [illegible] شرفانہ ہو گیا نہین فقط

مینیجر

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک مستند اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد و ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار مین صد ہا اگلی دھرپد و ہوریان اس کتاب مین اُنکے نقل کی گئی ہین [illegible]
[illegible]

اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان [illegible] اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

حصہ اول کی [illegible]

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مطبع [illegible] ۔ ایس ۔ کے ۔ ایچ ۔ رضوی ۔ [illegible] لکھنؤ